قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 15۔اپریل 2020ء | 21 شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 91

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۳﴾

(البقرہ:154)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

نیکی اور صدقہ میں شامل چیزیں

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے جسم کا ہر حصہ نیکی اور صدقہ میں شامل ہو سکتا ہے ۔ ہر تسبیح صدقہ ہے،اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے، تکبیر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے ، برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا ان سب نیکیوں کے برابر ہے۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب استحباب صلوۃ الضحی)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

ہماری تعلیم ۔ 5

حقیقی عزت پانے کا نسخہ

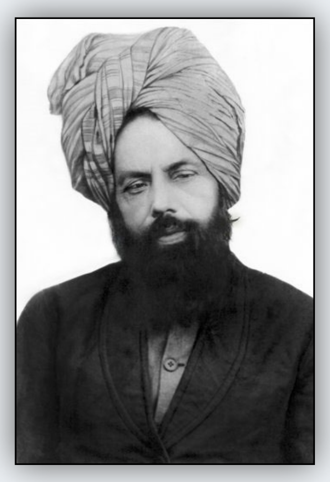

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ اُس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے جو دس10 ہزار سے بھی زیادہ ہیں ازانجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو اِن آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اُس کی شفاعت کرے گی۔ سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ۔ہر ایک جو زکٰوۃ کے لائق ہے وہ زکٰوۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو ۔تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہوجائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آ جاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔‘‘(کشتی نوح،روحانی خزائن جلد19 صفحہ 15,14)

فرمان خلیفہ وقت

ایک احمدی کا اصل فرض

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں تو آپؑ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

آپؑ فرماتے ہیں: ’’میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کرکے دکھلاؤں، کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے، اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیاوی اسباب پر ہے، یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خداتعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں، زبانوں پر بہت کچھ ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔‘‘ منہ سے تو بہت کچھ کہتے ہیں مگر دل وہ نہیں کہتے۔ ...... فرمایا کہ ’’میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو‘‘۔

(کتاب البریہ ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291 حاشیہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ اپنے دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے، تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے جس سچائی کو ماننے کی آپ کو توفیق ملی اس کو اپنے پر بھی لاگو کریں، اللہ تعالیٰ کی محبت سے دلوں کو بھرنے والے ہوں اور اس محبت کا شربت دوسروں کو بھی پلائیں تا کہ اس توحید کے مزے سے دوسرے بھی روشناس ہوں، ان کو بھی پتہ لگے کہ کیا مزا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 5 جنوری 2007ء)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت۔ حضرت مسیح موعودؑ کا جذبۂ ہمدردیٔ خلق
- وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ
- انگلستان کے متعلق بعض اہم معلومات اور تاریخی حقائق
- ایک عالم باعمل ۔ حضرت مرزا عبدالحق
- الکوحل کے مضر اثرات اور نجات کے طریق

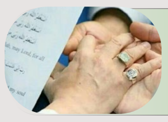

دربارِ خلافت

حضرت مسیح موعودؑ کا جذبۂ ہمدردیٔ خلق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
”اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی روحانی حالت سدھارنے کے لئے کس قدررحم اور ہمدردی کا جذبہ آپؑ میں تھا، اس کا اظہار آپؑ کے اس اقتباس سے بھی ہوتا ہے۔
آپؑ فرماتے ہیں : ”اللہ جلّشانہٗ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے دعویٰ میں صادق ہوں، نہ مفتری ہوں، نہ دجّال، نہ کذّاب۔ اس زمانہ میں کذّاب اور دجّال اور مفتری پہلے اِس سے کچھ تھوڑے نہیں تھے تا خداتعالیٰ صدی کے سر پر بھی بجائے ایک مجدّد کے جو اس کی طرف سے مبعوث ہو ایک دجّال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا۔ مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھیں اور حقیقت کو دریافت نہ کریں اور تکفیر کی طرف دوڑیں میں ان کا کیا علاج کروں۔ میں اس بیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے“ایسا تیمار دار مریض کی تیمارداری کرنے والا جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے”اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گین ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا، اے ہادی اور رہنما اِن لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچّائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خطا نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کی طرف بلاتا ہوں۔ یہ سچ ہے کہ اگر میں اُس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے مجھ کو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دی جاتی ہے۔“
(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5صفحہ 324)

اپنے شعر میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 225)

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو راہ راست پرلانے اور عذاب سے بچانے کے لئے آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”اکثر دلوں پر حُبِّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے۔ خدا اس گرد کو اٹھاوے، خدا اس ظلمت کو دور کرے، دنیا بہت ہی بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے۔ مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم رکھا ہے ...... خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانہ میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرماوے اور ان کو ذلیل و رسوا کرے جنھوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی اور نیز ان لوگوں کو بھی نادم اور منفعل کرے(شرمندہ کرے) جنھوں نے حضرت احدیت کی توجہ کو جو عین اپنے وقت پر ہوئی غنیمت نہیں سمجھا۔ (یعنی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا) اور اس کا شکر ادا نہیں کیا بلکہ جاہلوں کی طرح شک میں پڑے۔ سو اگر اس عاجز کی فریادیں ربّ العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور محمدیؐ اس زمانہ کے اندھوں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں عجائبات دکھلاویں ۔“
(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ512-513 مکتوب نمبر 5 بنام میر عباس علی صاحب محررہ 9 فروری1883ء جدید ایڈیشن)

عام مخلوق کے لئے آپؑ کا جذبۂ ہمدردی انتہائی بڑھا ہوا تھا لیکن جو لوگ آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے ہوں، جو لوگ روشنی دیکھ کر اسے تاریکی کہیں، جو علم رکھتے ہوئے جاہلوں کی طرح ضد کریں اور عوام الناس کو بھی اندھیروں میں لے جا رہے ہوں، ان کے لئے تو دعا نہیں نکلتی۔ اعلیٰ کے لئے ادنیٰ کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ بھی جذبہ رحم اور ہمدردی کی وجہ سے تھا کہ جو آپ نے ان کے لئے بددعا کی۔ بے شک آپ نے یہ بددعا تو کی لیکن یہ حد سے بڑھے ہوؤں کے لئے بددعا تھی۔ اور یہ دعا مخلوق کی اکثریت سے ہمدردی کے جذبے کی وجہ سے تھی، ان پر رحم کھاتے ہوئے تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یقینا آپؑ کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دیا ہے۔ سعید روحیں روز ہم دیکھتے ہیں سلسلے میں داخل ہوتی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے اور نور محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں پھیل رہا ہے۔ آج ہم مسیح محمدیؐ کے غلاموں کا بھی کام ہے کہ آپ کی دعاؤں کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں اور آپؑ کی دعاؤں سے بھی حصہ لیں۔ آپؑ کی تعلیم کو اپنے عملوں پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبہ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں اور اپنی دعاؤں کو اپنی استعدادوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ کریں تاکہ جس نور محمدؐ کو پھیلانے کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے، اس میں ہم بھی نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگاتے ہوئے شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“ (خطبہ جمعہ مؤرخہ 26جنوری2007ء)

سانجھی دعا

غم سے بوجھل دلوں کی ہے سانجھی دعا، رحمتیں کر عطا ! ہم سبھی کو بچا !
میرے مالک خدا ! میرے خالق خدا ! دُور کر بدبلا ! ہم سبھی کو بچا !

آج سارے ممالک ہی حیران ہیں، ایک دشمن کے ہاتھوں پریشان ہیں
فضل کر، کر کرم، کوئی نسخہ بتا ! کوئی دے کیمیا! ہم سبھی کو بچا !

مسجدوں ، مندروں اور کلیساؤں میں، ہُو کا عالم بھی ہے اور دُہائی بھی ہے
دیکھ لے ہر طرف موت کا راج ہے، زندگی کو جگا ! ہم سبھی کو بچا !

لاکھ ماؤں سے بڑھ کر تری مَہر ہے، رحم پر حکمراں کب ترا قہر ہے!
شرق سے غرب تک پھیلتی یہ وبا اب شکنجے میں لا ، ہم سبھی کو بچا !

ہم تجارت میں، کھیلوں میں مصروف تھے، بُھول کر تجھ کو میلوں میں مصروف تھے
ہم نے مانا کہ ہم سے ہوئی ہے خطا، شافیا ! مالکا ! ہم سبھی کو بچا !

آدمی بھائی بیوی سے کترائے گا آدمی اپنے بچوں سے ڈر جائے گا
تیرے فرمان پر اب گواہ بحر و بر، یورپ و ایشیا ! ہم سبھی کو بچا !

واسطہ تجھ کو تیرے صحیفوں کا ہے تیرے نبیوں کا تیرے فرشتوں کا ہے
ہم ہیں بندے تیرے، تو ہمارا خدا، اے ہمارے خدا ! ہم سبھی کو بچا !

ہم فراز! اس قدر آج بیمار ہیں، نادم و غمزدہ اور لاچار ہیں
رحم کر ! رحم کر ! رحم کر ! رحم کر ! آفتوں کو ٹلا !ہم سبھی کو بچا !

اطہر حفیظ فراز

نعیم طاہر سون

وَمَا أَرۡسَلۡنَاكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ

حضرت مسیح موعودؑ اپنے محبوب آقا آنحضرت ﷺ کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

ہیچ محبوبے نماند ہمچُو یار دلبرم
مہر و مہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم
آں کجا رُوئے کہ دارد ہمچو رُویش آب و تاب
واں کُجا باغے کہ مے دارد بہارِ دلبرم

(روحانی خزائن جلد اول صفحہ 597-598 حاشیہ)

ترجمہ: میرے محبوبؐ جیسا کوئی اور محبوب نہیں ہے۔اس کے ہاں چاند اور سورج کی بھی کوئی قیمت نہیں۔ ایسا چہرہ کہاں کہ اس جیسی آب و تاب رکھتا ہو اور ایسا باغ کہاں جو میرے محبوبؐ جیسی بہار رکھتا ہو۔

مشہور مصنف، مائیکل ہارٹ جب دنیا کی 100 مؤثر ترین شخصیات کی فہرست تیار کرتا ہے تو وہ عیسائی ہونے کے باوجود حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ یا سینٹ آگسٹائن، فرائڈ،مدر ٹریسا، اور گوتم بدھ جیسے بڑے بڑے ناموں کو ایک طرف رکھ کر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِيۡنَ کی ذات اقدس کو سرفہرست قرار دیتا ہے۔جو علم و عمل ،حسن اخلاق و کردار،شفقت و رحمت کی بنیاد پر عظیم سماجی و معاشرتی و معاشی تبدیلی بپا کرنے میں سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہیں جو دینی و دنیوی دونوں محاذوں پر اپنی زندگی میں ہی کامیاب ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اپنے لائے ہوئے انقلاب کے ثمرات دیکھ لئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت محمد ﷺ کو یوں مخاطب فرماتا ہے:

وَمَا أَرۡسَلۡنَاكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ (الانبیاء:108)

ترجمہ:اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

یہ اسلوبِ خطاب بلاغت کی اِصطلاح میں بیانِ حَصرِی کہلاتاہے جو مضمون اور اس میں بیان کردہ عنوان کیلئے اپنی خصوصی بلاغی قوت کا حامل ہوتاہے ۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کو تمام جہانوں کیلئے رحمت ہونے کے ساتھ محصورفرمادیا کہ آپ ﷺ سراپا رحمت ہیں اور اس رحمت سے تمام عَالمین میں سے کسی مخلوق کا بھی استثناء نہیں۔اس رحمت میں آپؐ کا بلند و برتر اور عالی مقام 'بعد از خدا توہی' قصہ مختصر ہے ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا أَنَا رَحۡمَةٌ مُهۡدَاةٌ (حاکم المستدرک،1:91،رقم:100)

میں اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی رحمت ہوں جس کو اس نے مخلوق کو تحفے کے طور پر دیا ہے۔(لفظ مہداۃ، ہدیہ سے ہے ۔میں مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کا خاص ہدیہ اورتحفہ ہوں اور اس میں کوئی شک بھی نہیں۔)

پہلے ہم لفظ رَحمت کے معنوں پر غور کرتے ہیں اور پھر عَالمین پر بدِیدَہ تعمُّق طائرَانہ نظر ڈالیں گے۔

لِاَجلِ الرَّحۡمَةِ یعنی آپ رحمت کا سبب ہیں کائنات، عالم اور دنیا میں جس کو بھی اللہ کی رحمت ملے وہ آپ ﷺ کے وسیلہ اور ذریعہ سے ملے۔حدیث اس معنی کی تائید کرتی ہے۔ اِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعۡطِيۡ (صحیح بخاری، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین)

میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، عطا کرنے والا تو اللہ ہے۔

رَحۡمَةً حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کوصاحبِ رحمت بنا کر بھیجا۔

لفظ رَحۡمَةً کو رَحۡماً کے معنی میں لیں یعنی ’’آپ کو سارے جہانوں پر رحمت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

رَحۡمَةً کا ایک معنی آپ ﷺ کا ذاتی وجود اور شخصیت کا دنیا میں ظہوررحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ نفسِ رحمت ہیں وَرَحۡمَتِيۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَيۡءٍ (الاعراف:157)اور میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے۔کے تحت آپ اللہ کی صفت رحمت کا پَرتَو اور ظہور ہیں۔

ہم لفظ ’’عَالمین‘‘ پرغور کرتے ہیں ، جس کے لئے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خدائے رحمان نے باعث رحمت بنایا ہے۔

اس کی شرح وتفسیر مناسب ہوگی۔ کہا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ۔ سے لفظ عَالمین کی تفسیر کا اگر مطالعہ کریں تو واضح ہو گاکہ عَالمین ہی حضرت رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ ﷺ کی رحمت کا دائرہ ہے اور قرآن کریم نے ربّ کی ربوبیت کا دائرہ بھی العالمین کو قراردیا ہے ۔

پھر اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ ﷺ عالم کے مومنین وکافرین تمام کے لئے رحمت ہیں ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان لایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے دنیا وآخرت میں رحمت لکھ دی اور جو اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان نہ لایا وہ بھی آپ ﷺ کی رحمت کے سبب ہی اس دنیا میں زمینی خَسۡف اور آسمانی قَذۡف سے محفوظ و مامون رہے ہیں۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رحمت تو آپ ﷺ کے دشمنوں پر بھی اس طرح حاوی رہی کہ آپ ﷺ نے اپنے مخالفین کی کبھی بھی جلد پکڑ نہیں چاہی ۔

قرآن کریم میں ہے وَإِذۡ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِن كَانَ هٰذَا هُوَالۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَأَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيۡمٍ (الانفال: 32) کہ کفار نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا۔ اے اللہ! اگر یہ آپ کی طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا ایک دردناک عذاب دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَأَنۡتَ فِيۡهِمۡ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ (الانفال:33) کہ اللہ تعالیٰ ان کفار کو بھی جب تک آپ (ﷺ) ان کے درمیان موجودہیں عذاب نہیں دے گا اور نہ اس وقت تک عذاب دے گا جب تک وہ مغفرت چاہتے ہوں۔

وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو خدانے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ آپ ﷺ ان کفارکے لئے بھی نِعۡمَتۡ اور رحمت ہیں۔ نِقۡمَتۡ اور عذاب نہیں بنائے گئے۔

اگرہم نبی رحمت ﷺ کی سیرتِ مطہرہ میں اس عظیم موقف میں کچھ غورکریں کہ اہل طائف نے نہ صرف آپ ﷺ کی تردید وتکذیب کی بلکہ تکلیف واذیت پہنچانے کی بھی حد کردی۔ وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے انہیں توحید باری کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے ان سے کچھ اور طلب نہیں فرمایا تھا۔نہ ہی کوئی معاوضہ چاہا تھا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے حضرت رحمۃللعالمین ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ پر کوئی دن اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا؟ تو آپ ﷺ نے اس پر فرمایا:

’’تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے بہت سی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور مصائب میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا ۔یہ وہ موقع تھا جب میں نے(طائف کے سردار) کُنَانَہ بِنۡ عَبۡدِ یَالَیۡل بِنۡ عَبۡدِ کَلَال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھالیکن اس نے میری دعوت توحیدکو رد کردیا ۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہوکر واپس لوٹا۔پھر جب میں قَرۡنُ الثَّعَالَبۡ پہنچا تب مجھ کو کچھ ہوش آیا۔میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتاہوں کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ حضرت جبریلؑ اس میں موجود ہیں ۔انہوں نے مجھے آواز دی اور کہاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا اور جو انہوں نے رد کیا ہے وہ بھی سن چکا۔ آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ ﷺ ان کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دیں۔اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی ۔انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا اے محمد(ﷺ)! پھر انہوں نے بھی وہی بات کہی۔آپ ﷺ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔اگر آپ ﷺ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لاکر ملادوں۔اس پر میں نے کہا کہ مجھے تو اس بات کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔‘‘

یہ تھی، نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کی اپنے شدید ترین اذیت دینے والے دشمنوں کیلئے رحمت وشفقت ۔آپ ﷺ نےاُن سے نہ صرف انتقام نہیں لیا بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی ان کیلئے رحمت کی دعا فرمائی ۔

پھر فتح مکہ کے بعداسی طائف کے سردارعبد یالیل کابیٹا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آتا ہے جس کے ظالم وجابر باپ نے محسنِ انسانیت ﷺ کے ساتھ غیرانسانی اور غیر اخلاقی سلوک کیا تھا اور نہ صرف نبیٔ رحمت ﷺ کی باتیں سننے سے انکار کیاتھا بلکہ آپ ﷺ کا مزاق بھی اڑایاتھا ،مظالم کے پہاڑ توڑے تھے لیکن جب وہ وفد کے ساتھ مدینہ آیا تو نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کواس کی اطلاع دی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے مسرت و شادمانی کا اظہار فرماتے ہوئے آگے بڑھ کراس کا استقبال کیا،صحنِ حرم کعبہ میں اس کے قیام کاانتظام فرمایا۔ اس کو آرام و راحت بہم پہچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ روزانہ آپ ﷺ اس کے خیمے میں تشریف لے جاتے۔خیریت دریافت کرتے اور طائف مظالم کی داستان سناتے ہیں۔بالآخر اسے معافی کا پروانہ دیتے ہیں تو وہ بخوشی اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ باوجودیکہ بہادری کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے مگر آپ ﷺ نے پوری زندگی میں ایک فردِ واحد کو بھی قتل نہ کیا ۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِيۡنَ ﷺ کی آمد سے قبل پوری دنیا شرک و بدعت، ضلالت و گمراہی اور معصیت و نافرمانی کے عمیق گڑھے میں گری ہوئی تھی، انسانیت نام کی کوئی چیز ان میں باقی نہ تھی۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔عورتوں اور غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا۔بیت اللہ کا برہنہ طواف کیا جاتا۔ ایک خدا کو چھوڑ کر اپنے ہاتھوں سے تراشیدہ 360بتوں کی پرستش کی جاتی ۔فِسق و فجور اور بدکاریوں پر ندامت و شرمندگی کے بجائے ان پر فخر کیا جاتا تھا۔شراب نوشی اور قمار بازی ان کا پسندیدہ و محبوب مشغلہ تھا۔ حسب و نسب پر تفاخر کیا جاتا۔انتقام و کینہ پروری کو خوبی سمجھا جاتا۔بغض و عداوت میں کوئی عار نہ ہوتی۔ بتوں کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے اور چڑھاوے چڑھائے جاتے۔ زندہ جانوروں کا گوشت کاٹ کر کھایا جاتا اس طرح جانور کو تکلیف دی جاتی۔ہر قبیلہ دوسرے قبیلہ کو کمتر اور ذلیل سمجھتا۔گھوڑدوڑ پر بازی لگائی جاتی۔ سودی لین دین عام تھا۔معمولی معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑے صدیوں چلتےگویا کہ دنیا تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی تھی۔ان حالات میں جبکہ ہر طرف انسانیت سسکتی اور دم توڑتی دکھائی دے رہی تھی نبی کریم ﷺ دنیا میں ’’رحمتہ للعالمین‘‘ بن کر تشریف لاتے ہیں رحمت کی روشنی سے پوری دنیا فیضیاب ہونے لگی۔آپ ﷺ کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا دنیا پر احسانِ عظیم ہے ۔آپ ﷺ ابرِ رحمت بن کر انسانیت پر برسے اور ان کو کفروشرک اور ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید باری کی روشنی سے منور کیا۔آپ ﷺ نے انسانیت سے گری ہوئی قوم کو مثالی پاکیزگی کا تصور دیا اور ایسے باکردار سراج منیر کی طرح روشن زندگی گزاری کہ وہ کفار جن کی بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی ان پر حکومت کرنا بھی اپنے لیے توہین و عیب سمجھتا تھا، وہ عیوب رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِيۡنَ نے اوصاف اور اخلاق میں بدل دیئے۔

پیغام توحید کی پاداش میں آپ ﷺ پر گندگی پھینکی جاتی اور آپ ﷺ کو مجنون دیوانہ اور ساحرتک کہا گیا، آپ ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے آپ کے صحابہ کرامؓ کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔شعب ابی طالب میں آپ ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہؓ کو 3 سال تک قید و بند رکھا جاتا ہے آپ ﷺ کے ساتھ اس قید میں آپ کی مددگار و غمگسار بیوی حضرت خدیجہؓ سمیت عورتیں بچے اور بوڑھے سب شامل تھے۔آپ ﷺ کا مکمل مقاطعہ اور سوشل بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے کھانے پینے کی کوئی چیز بھی آپ اور آپ کے ساتھیوں تک نہ پہنچنے دی جاتی تاکہ آپ کے ساتھی بھوک اور پیاس سے تنگ آ کر آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیں۔ دودھ پیتے

باقی صفحہ 6۔پر

انگلستان کے متعلق بعض اہم معلومات اور تاریخی حقائق

1984ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور 2003ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کی وجہ سے انگلستان کو جماعتی تاریخ میں نمایاں مقام حاصل ہو گیا ہے

انگلستان کے مغرب میں ویلز اور شمال میں سکاٹ لینڈ واقع ہے۔ 1974ء میں لوکل گورنمنٹ کی ریفارمز کے مطابق انگلستان کو 39 چھوٹی اور 6 بڑی کاؤنٹیز اور لنڈن شہر میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ پھر کاؤنٹیز کو مزید 330 اضلاع میں اور ان اضلاع کو 10 ہزار علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انگلستان میں لنکاشائیر (Lancashire) اور یارک شائیر کے صنعتی مرکزوں اور بحری درآمد اور برآمد کے علاوہ دارالحکومت لنڈن، مانچسٹر، لیورپول، لیڈز، شیفیلڈ، برمنگھم، برسٹل، بریڈفورڈ اور ہل (Hull) جیسے ممتاز شہروں کی مصنوعات شامل ہیں۔

انگلستان ایک محدود اختیارات کے تاجدار کے ماتحت ویلز، سکاٹ لینڈ اور شمالی آئرلینڈ سے متحد ہے۔ اور یہ متحدہ ملک ’’دولت متحدہ برطانیہ عظمیٰ وشمالی آئرلینڈ‘‘ کہلاتا ہے۔ یہ اتحاد 1707ء میں عمل میں آیا وضع قوانین اور حقیقی بالادستی کے اختیارات پارلیمنٹ کو حاصل ہیں۔ انتظامی اختیارات اگرچہ نام کے تاجدار کے پاس ہیں مگر حقیقی اختیارات ایک کابینہ کو حاصل ہیں جو پارلیمنٹ کو جواب دہ ہے۔ کلیسائے انگلستان حکومت کا تسلیم کردہ کلیسا ہے۔

اینگلو سیکسن (Anglo Saxons)

برطانیہ میں رومی تسلط کے اختتام پر جرمانی زبان بولنے والے قبیلے آکر آباد ہو گئے۔ اینگل پانچویں صدی کے آخر پر شلس وگ (جرمنی) سے آئے اور مشرقی اینگلیا، مرسیا اور نارتھمبریا کی سلطنتوں کے لئے بنیادیں استوار کیں۔ سیکسن بھی اسی زمانے میں برطانیہ میں آباد ہوئے۔ ان کی آبادیاں بڑھتے بڑھتے سسکس (Sussex) ویسکس (Wessex) اور ایسکس (Essex) کی سلطنتیں بن گئیں۔ انگلستان کے غیر برطانوی آبادکاروں کے لئے اصطلاح ’’اینگلو سیکسن‘‘ کا استعمال 16ویں صدی میں شروع ہوا۔ اب یہ اصطلاح زیادہ وسیع معنوں میں جزائر برطانیہ کی تمام قوموں یا ان کی نسلوں کے لئے جن میں اہل ڈنمارک اور نارمن بھی شامل ہیں استعمال ہوتی ہے۔

رقبہ وآبادی

انگلستان کا کل رقبہ ایک لاکھ 30 ہزار 423 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔

آبادی

1995ء کے اعدادو شمار کے مطابق انگلستان کی آبادی 4 کروڑ 89 لاکھ 3 ہزار ہے۔اس طرح ایک مربع کلومیٹر کے علاقے میں 374 افراد پائے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ دنیا کے چند زیادہ آبادی والے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ 80 فیصد سے زیادہ آبادی شہری علاقوں میں مقیم ہے۔

جنگلات

ماضی میں انگلستان میں بہت زیادہ جنگلات پائے جاتے تھے۔زراعت، صنعت اور رہائش کی وجہ سے جنگلات ختم کر دیئے گئے اور اب انگلستان میں جنگلات صرف 7 فیصد تک رہ گئے ہیں۔ اس طرح یورپ میں 25 فیصد جنگلات کی اوسط یہاں بہت کم رہ گئی ہے۔ انگلستان بہت سے شہری علاقوں پر مشتمل ملک ہے۔ یہاں کا موسم معتدل ہے۔

اونچی چوٹی

انگلستان کی سب سے اونچی چوٹی کمبرا میں واقع ہے جس کا نام سکیفل پائک (Scafell Pike) ہے۔ یہ سطح سمندر سے 3 ہزار 210 فٹ بلند ہے۔ اس پہاڑی چوٹی کا منظر برطانیہ کے بعض خوبصورت وحسین مناظر میں شمار ہوتا ہے۔

انگریزی زبان

انگلستان میں بولی جانے والی زبان انگریزی دنیا کی بڑی زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ زبان برطانیہ کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے بیشتر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ دنیا کی واحد زبان ہے جو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ثانوی زبان کی حیثیت سے بھی اس کا استعمال بہت کثرت سے ہو رہا ہے موجودہ انگریزی برطانیہ پر پانچویں صدی کے حملہ آوروں کی زبان ہی کے سلسلے کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے۔جدید انگریزی کی نشوونما لنڈن کی ایک مقامی بولی سے ہوئی۔ اس زبان کی ترقی فرانسیسی دور اقتدار میں بھی نہ رکی۔انگریزی کا ذخیرہ الفاظ قدیم ترین انگریزی زبان کے الفاظ کے علاوہ ان الفاظ پر بھی مشتمل ہے جو لاطینی مسیحیت اور سکینڈے نیوین آبادکاروں کی زبان اور نارمن عہد کی فرانسیسی اور کلاسیکی زبانوں سے ماخوذ ہیں۔

نظام تعلیم

انگلستان کا نظام تعلیم بہت جدید اور اعلیٰ پیمانے کا ہے انگلستان اور ویلز میں 5 سے 16 سال تک کے بچوں کے لئے تعلیم لازمی ہے ۔ 90 فیصد سے زائد سکول عوامی فنڈز کی بناء پر چل رہے ہیں۔ 1990ء کے اعدادو شمار کے مطابق 18 ہزار 840 پرائمری سکولز، ایک ہزار 650 مڈل سکولز اور 3 ہزار 190 سیکنڈری سکولز موجود ہیں ۔ جن میں 80 لاکھ سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پرائمری سکول سے سیکنڈری سکول میں جانے کی عمر 11 سال ، مڈل میں 10 سے 14 سال اور سینئر سکول میں جانے کی عمر 14 سے 18 سال تک ہے۔ جسمانی اور ذہنی امراض میں مبتلا بچوں کے لئے خصوصی تعلیم دی جاتی ہے۔ انگلستان میں ڈیڑھ ہزار سے زائد سپیشل سکول قائم ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے 137 ادارے قائم ہیں جن میں 70 یونیورسٹیاں ہیں۔ آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیاں سب سے پرانی اور نامور ہیں۔

انگلستان کے معروف شہر

لنڈن

لنڈن انگلستان کا دارالحکومت اور برطانیہ کا بڑا شہر ہے۔ یہ عظیم تاریخی شہر ٹیمز کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ یہاں کے انتظامی ضلع میں 28 شہری حلقے شامل ہیں۔ جس کا الگ مئیر ہے۔ جو لنڈن کونسل کے آگے جوابدہ ہے۔لنڈن میں موجودہ طرز کی بلدیاتی حکومت کا آغاز 12ویں صدی میں ہوا۔ لنڈن کا قلعہ (ٹاور) ولیم اول نے تعمیر کرایا تھا۔ 1665ء میں ہونے والی طاعون میں 75 ہزار سے زائد اموات ہوئیں۔ اور 1666ء کو عظیم آتشزدگی میں شہر کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا۔ پھر کرسٹوفرن نے دوبارہ تعمیر کیا ۔ 1995ء کے اعدادو شمار کے مطابق اس کی آبادی 70 لاکھ 7 ہزار 1 سو ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے دور مبارک میں تعمیر ہونے والی مسجد فضل بھی اسی شہر میں ہے ۔جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پاکستان سے ہجرت کرکے 1984ء میں تشریف لائے۔

آپؒ کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 2003ء سے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد کچھ سال مسجد فضل کے قصرِ خلافت میں قیام فرما رہے اور اب اسلام آباد ٹلفورڈ میں مقیم ہیں۔ اس طرح لنڈن شہر کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہم اور غیر معمولی مقام حاصل ہو گیا ہے۔کیونکہ خلفاءِ احمدیت کے قدموں نے اس شہر کی مٹی کو عزت بخشی ہے۔

یورپ کی سب سے بڑی مسجد بیت الفتوح بھی لندن میں موجود ہے۔

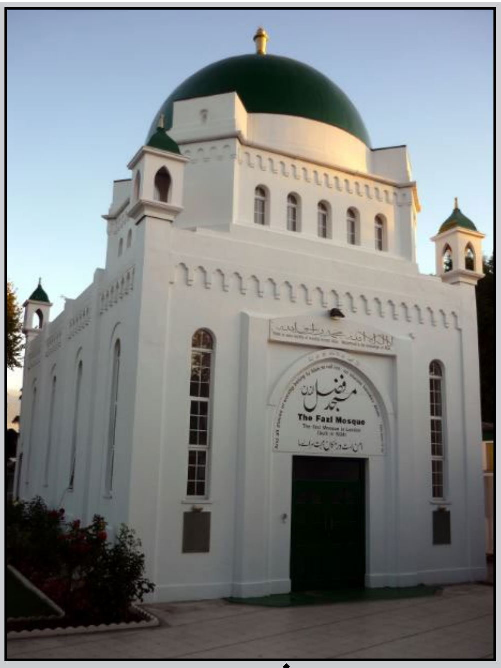

مسجد فضل،لندن

مسجد بیت الفتوح، مورڈن

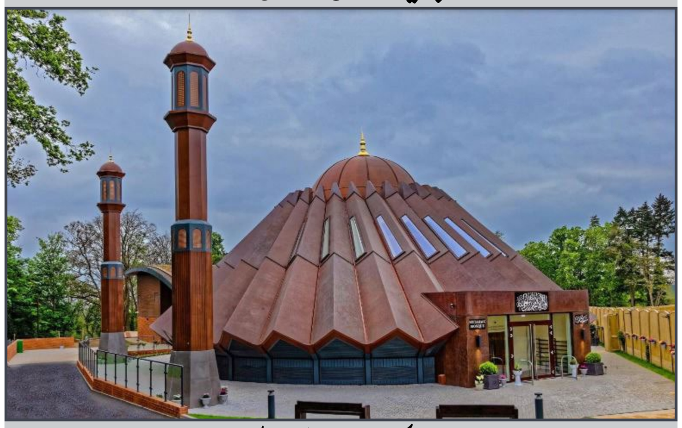

مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ

برمنگھم

یہ انگلستان کا دوسرا بڑا شہر اور عظیم صنعتی مرکز ہے۔ اس شہر کے نزدیک ہی لوہا اور کوئلہ پایا جاتا ہے اور یہ معدنی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ پیتل اور کانسی کے بیشتر برطانوی سکے یہیں ڈھلتے ہیں۔ برمنگھم یونیورسٹی کا قیام 1900ء میں ہوا۔ 1995ء کے اعدادو شمار کے مطابق برمنگھم کی آبادی 10 لاکھ 17 ہزار ہے۔

مانچسٹر

انگلستان کا یہ معروف شہر دریائے ارول (Irwell) کے کنارے واقع ہے۔ انگلستان کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ یہ لندن کے شمال مغرب میں 158 میل اور لورپول کے مشرق میں 31 میل کے فاصلے پرواقع ہے۔ یہاں انجینئرنگ اور کیمیائی اشیاء بنانے کی صنعتیں ہیں۔ ربڑ ،کاغذ اور آٹا پیسنے کے کارخانے ہیں۔ یہ ایک عمدہ بندرگاہ بھی ہے یہ انگلستان کا مالیاتی، بنکاری اور بیمہ کا مرکز ہے۔ یہاں پر ٹاؤن ہال، رے لینڈ، لائبریری، فری ٹریڈ ہال، رائل ایکسچینج کی عمارات دیدنی ہیں۔شہر میں متعدد یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ 1830ء میں لیورپول اور مانچسٹر ریلوے کا افتتاح ہوا۔ 1838ء میں اسے شہر کا درجہ دے دیا گیا۔ 1889ء میں کاؤنٹی کا صدر مقام قرار پایا۔ جولائی 1981ء میں یہاں نسلی فسادات ہوئے جن میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ اس شہر کی آبادی 4 لاکھ 32 ہزار 600 سے تجاوز کر تی ہے۔ یہ شہر کاٹن اور فائبر ٹیکسٹائل انڈسٹریز کے حوالے سے دنیابھر میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

پاک وہند کے لوگوں کی ایک کثیر آبادی اس شہر میں آباد ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی مشن ہاؤس موجود ہے۔

لیورپول (liverpool)

یہ شہر انگلستان کی معروف بندرگاہ جو مغربی برطانیہ کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے دنیا کے بڑے تجارتی مراکز میں سے ایک ہے یورپ میں کپاس کی اہم منڈی لیورپول ہی ہے۔ یہ شہر بذریعہ سرنگ برکن ہڈ سے مربوط ہے۔ لیورپول یونیورسٹی 1903ء میں بنائی گئی ۔ یہاں کی عظیم بندرگاہ کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہے جو اسی مقصد کے لئے 1858ء میں قائم کیا گیا۔ سینٹ جارج ہال، ٹاؤن ہال، دی واکرآرٹ گیلری اور لیورپول یونیورسٹی کی عمارات دیدہ زیب ہیں۔ اس شہر کی آبادی 4لاکھ 70 ہزار 800 سے زائد ہے۔

برسٹل (Bristol)

انگلستان کا کاؤنٹی کہلاتا ہے۔ دریائے ایون پر سیورن کے پاس واقع ہے۔ انگلستان کی ایک بڑی اور عالی بندرگاہ ہے۔ یہاں سے شمالی امریکہ اور آئرلینڈ کے ساتھ وسیع پیمانے پر تجارت ہوتی ہے۔ یہاں ہر قسم کی بڑی چھوٹی صنعتیں موجود ہیں۔ 1910ء سے طیارہ سازی کی صنعت کا آغاز ہوا۔ یہاں کی آبادی 5لاکھ سے زائد ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی

یہ انگلستان کے شہر کیمبرج میں واقع ہے۔ اس کا بھی قدیم یونیورسٹیوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی ابتداء 12ویں صدی میں ہوئی۔ 13ویں صدی کے آخر تک اس کی اقامت گاہیں یا کالج قائم ہو چکے تھے۔ اس یونیورسٹی کے 19سے زائد شعبہ جات ہیں۔ جیمزایڈورک نے یہاں کی مشہور کیونڈش تجربہ گاہ میں نیوٹران دریافت کیا تھا۔ اس کا کتب خانہ، عجائب گھر اور نباتاتی باغات قابل ذکر ہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس 16ویں صدی سے قائم ہے۔ اس یونیورسٹی کی ڈگری کے آگے عام طور پر کینٹب کا لفظ لکھا جاتا ہے جو کیمبرج کے لاطینی نام کینٹا بریجیا کا مخفف ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی

یہ انگلستان کے شہر آکسفورڈ میں واقع ہے۔ یہ قدیم ترین یونیورسٹیوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا آغاز بارہویں صدی عیسوی میں ہوا۔ اقامتی کالجوں کے نظام کا آغاز 1264ء میں مرٹن کالج سے ہوا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کالجوں کی تعداد 27ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ آپ 1934ء سے 1938ء تک انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مقیم رہے۔ آپ جب آکسفورڈ میں پڑھتے تھے تو ان دنوں حضرت صاحبزادہ مرزامظفر احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد اور حضرت صاحبزادہ مرزا سعید احمداور دیگر صاحبزادگان بھی انگلستان میں زیر تعلیم تھے۔

برٹش میوزیم

لنڈن میں ادب، سائنس اور آرٹ کے نوادرات کا قومی عجائب گھر برٹش میوزیم 1759ء میں قائم کیا گیا۔ اس میں سراربرٹ بروس کاٹن اور سرہینس سلون کے کتب خانے موجود ہیں۔ ان کے علاوہ جارج دوم اور جارج سوم کے شاہی کتب خانے بھی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران اس کے زیادہ تر نوادرات ویلز کی ایک کوئلے کی کان میں ذخیرہ کر دیئے گئے تھے۔ برٹش میوزیم لائبریری میں برطانیہ میں شائع ہونے والی ہر کتاب کے نسخے رکھے جاتے ہیں۔ اس وقت اس میں کئی لاکھ کتابیں موجود ہیں۔

برٹش کونسل

برطانیہ کانیم سرکاری ادارہ ہے۔ جس کا افتتاح 1935ء میں ہوا۔ اس کے قیام کا مقصد برطانیہ اور دوسرے ممالک کے درمیان سیاسی، تجارتی اور ثقافتی تعلقات کو فروغ دینا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے دفاتر موجود ہیں۔

لنڈن گزٹ

یہ برطانیہ کا سہ روزہ سرکاری گزٹ ہے جس کی پہلی اشاعت 1666ء میں عمل میں آئی۔ اس میں تقرریوں، اعزازات اشتہارات اور عدالتی کارروائیوں کی خبریں شائع کی جاتی ہیں۔

محمود احمد منگلا

ایک عالم باعمل ۔ حضرت مرزا عبدالحق

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

حضرت مرزا عبدالحق خدا کے فضل سے 106 سال کی عمر دراز گزار کر انتقال کر گئے۔آپ کو خوب جماعتی خدمات کا موقع ملا۔ متعدد کلیدی عہدوں پرفائز رہے۔خاکسار کو یہ شرف حاصل ہے کہ سرگودھا میں ہماری رہائش بھی اس حلقہ میں تھی جہاں آپ رہائش پذیر تھے اور بچپن سے ہم اس شفیق وجود کی عنایات کے مورد بنے رہے۔ پھر جب خاکسار سنِ شعور کو پہنچاتو مرزاصاحب سے ایک گہرا ذاتی تعلق قائم ہوا۔ ایک عرصہ تک آپ کی قربت نصیب رہی۔آج موصوف کی یاد میں قلم اُٹھایا ہے تو آپ کے بہت سے واقعات ذہن میں آرہے ہیں۔ چند واقعات کو سپردِ قرطاس کررہا ہوں جن سے آپ کی اعلیٰ شخصیت اور تقویٰ کا ثبوت ملتا ہے۔

آپ پیشے کے اعتبار سے وکیل تھے ۔ میری نظر میں آپ کی تمام تر کامیابی آپ کی سچائی اور دیانتداری کی وجہ سے تھی۔ آپ نے کبھی جھوٹ کا ساتھ نہ دیا۔ اس ضمن میں آپ کا ایک واقعہ قارئین کی نذر کرتا ہوں ۔ آپ نے بتایا کہ ایک دفعہ مجھے ایک صاحب نے ایک کیس دیا۔ جب میں نے مطالعہ کیا تو مجھے اس میں صداقت نظر نہ آئی۔ چنانچہ اگلی پیشی کے دوران میں نے اسے کہا کہ تم اس کے لئے گواہ کہاں سے لاؤ گے۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ مولوی صاحب گواہی کے لئے آئے ہیں۔ میں نے ان صاحب سے کہا کہ اس جھوٹے کیس کے لئے کیسے گواہی پر آمادہ ہو گئے تو انہوں نے مجھے جواب میں کہا کہ رقم کی خاطر میں گواہی دے رہا ہوں۔یہ معلوم ہونے پر اس شخص سے لی ہوئی رقم اسے واپس کرتے ہوئے میں نے اس کا کیس لینے سے انکار کر دیا۔

ایک مرتبہ آپ نے بتایا کہ میں نے فیصلہ کیا کہ وکالت کے پیشے کو چار گھنٹے سے زیادہ وقت نہ دیا جائے اور باقی وقت دینی علوم کے لئے استعمال کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایاکہ اس کے باوجود میں ہمیشہ کامیاب وکلاء میں شمار کیا جاتا تھا۔ مجھے وکلاء کہا کرتے تھے کہ مرزاصاحب مصلّے کے نیچے سے رقم نکال لاتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب دلوں پر راج کرتے تھے۔ میرے والد مکرم برکت اللہ منگلا ایڈووکیٹ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی۔ میری ٹرانسفر جب سرگودھا سے فیصل آباد ہوئی تو میں نے اپنی رہائش کا بندوبست ربوہ میں کیا۔روزانہ ربوہ سے فیصل آباد آتا جاتا تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کی کہ آپ بھی ہمارے پاس ربوہ مستقل رہائش اختیار کرلیں ۔ آپ کہنے لگے کہ جب تک حضرت مرزا عبدالحق اس محلہ میں موجود ہیں، میں کسی دوسرے شہر میں رہنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت ڈالے، اگر یہ اللہ کے پاس چلے گئے تو پھر جہاں کہو گے وہاں رہائش اختیار کرلوں گا۔ وائے حسرت ! آپ کو کیا معلوم تھا کہ آپ کا بلاوا حضرت مرزا عبد الحق سے پہلے آ جانا ہے۔ آپ کو نامعلوم افراد نے گھر میں داخل ہو کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا تھا۔

ایک دفعہ خاکسار نے آپ سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میری اور میرے بچوں کی عمربھی اللہ تعالیٰ آپ کو دے دے۔ آپ نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی عمریں مبارک کرے۔ خاکسار کی بیٹی ماریہ محمود 1998ء میں سرگودھا میں پیدا ہوئی۔ چونکہ ہم آپ کے بالکل قریب رہائش رکھتے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے متبرک شہد لیا تھا اور میری خواہش ہے کہ میں بچی کو آپ کے پاس لاؤں اور آپ اسے وہ تبرک بھی کھلائیں اور اس کے کان میں اذان بھی دیں۔ آپ نے سن کر مبارکباد دی اور فرمانے لگے، نہیں میں آپ کے گھر خود آ تا ہوں۔ چنانچہ آپ گھر تشریف لائے اور تقریباً آدھا گھنٹہ وہاں گزارا اوربچی کو تبرک بھی کھلایا اور اذان بھی دی۔

اپنے کالج کے زمانہ کا واقعہ یوں بیان کیا۔ جب میں طالب علم

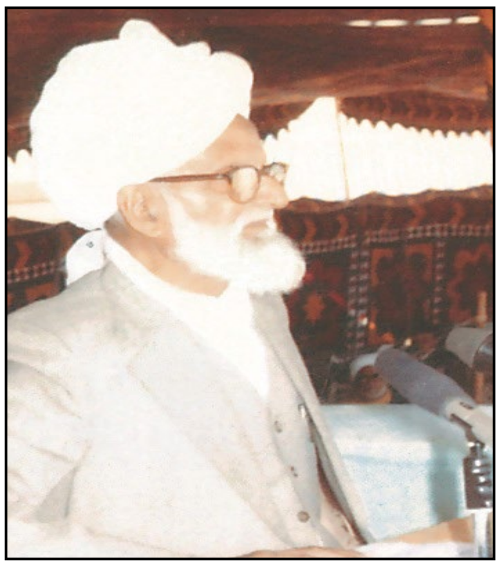

تھا اور میری داڑھی کے بال نکل رہے تھے اور میں شیو نہیں کرتا تھا کیونکہ میں شروع سے ہی داڑھی رکھنے کا شوق رکھتا تھا۔ بعض طالب علم کالج کے بورڈ پر میرے کارٹون بنادیتے اورمذاق بھی کرتے لیکن میں ان کی پرواہ نہ کرتا۔

آپ کی دل موہ لینے والی شخصیت کا گہرا اثر اپنوں کے علاوہ بیگانوں پر بھی ہوتا تھا۔ اس کا آئینہ دار یہ واقعہ ہے جو آپ کے بڑے بیٹے مکرم مرزا ناصر احمد نے مجھے سنایا۔ 1947ء میں تقسیم ہند ہوئی ۔ حضرت مرزاعبدالحق اس وقت گورداسپور شہر میں تھے اور وہیں وکالت کی پریکٹس کرتے تھے۔ فسادات انڈیا کے مختلف حصوں میں شروع ہو چکے تھے۔ آپ کی خدمت میں ہندوؤں اور سکھوں کے لیڈر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ جب تک آپ گورداسپور میں ہیں کسی مسلمان کو نقصان نہیں ہوگا ۔ لہٰذا جب تک آپ گورداسپور میں قیام پذیر تھے کسی مسلمان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ حالانکہ آپ مسلم لیگ کے ضلعی سیکرٹری بھی تھے۔

آپ کا ایک اور ایمان افروز واقعہ یوں ہے۔ آپ نے بتایا جب میں شملہ میں زیرتعلیم تھا اور میری جوانی کی عمر تھی جس جگہ میری رہائش تھی اس کے سامنے ایک گھر تھا اور وہاں ایک لڑکی رہتی تھی۔ وہ اکثر مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن میں اسے کوئی توجہ نہیں دیتا تھا۔ ایک دفعہ جب میں گھر میں اکیلا تھا تو وہ لڑکی کسی طرح میرےگھر میں داخل ہوگئی اور مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تو میں نے سختی سے اُسے گھر سے نکال دیا۔

جب بھی مجھے کوئی مشکل درپیش ہوتی تو میں اپنے خدا کو اپنا یہ عمل پیش کرتا کہ میں محض تیری رضا کے لئے اس بدی سے بچاہوں تو ہی میری یہ مشکل آسان فرما دے اور میرا تمام طاقتوں کا مالک خدا میری مشکلیں آسان فرمادیتا۔

آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ آپ نے ایک دفعہ بتایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کوکئی کئی مرتبہ پڑھاہے۔ جب بڑھاپے میں کمزوری کی حالت میں لیٹے ہوئے ہوتے تھے تو کئی دفعہ خاکسار کو الفضل پڑھ کر سنانے کے لئے کہتے تھے۔

1974ء میں جب احمدی احباب کے گھروں کو جلایا گیا تو آپ کے گھر کو بھی نذر آتش کیا گیا۔ آپ کا کافی نقصان ہوا۔ اس وقت آپ قرآن مجید کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے جب کہ آگ لگی ہوئی تھی اور گھر کا تمام قیمتی سامان جلایا جارہا تھا مگر آپ کی جان آپ کی لائبریری تھی جس میں بہت نایاب کتب بھی تھیں۔ آپ کو اگر کسی چیز کی بہت فکر تھی تو وہ آپ کی کتب تھیں۔ آپ کی زندگی کتب کے بغیر ایسی تھی جیسی مچھلی پانی کے بغیر۔

گھر جلائے جانے کے چند روز بعد اس وقت کے پنجاب اور دیگر اعلیٰ افسران آپ کے گھر آئے اور آپ سے نقصان کا افسوس کیا تو آپ فرمانے لگے کیا افسوس۔ایک مومن کو اللہ تعالیٰ ایک سجدہ میں جو لذّتیں عطا کر دیتا ہے۔ اس کے سامنے ان سب چیزوں کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے۔

ایک دفعہ آپ نے اپنی دعا کی قبولیت کا دلچسپ واقعہ سنایا کہ میں نے گورداسپور سے ہفتہ کو قادیان جانا تھا ۔ اتوار کا دن قادیان

بسر کرتا اور پیر کے دن واپس آ جاتا تھا۔ اس روٹین میں کبھی کبھارناغہ بھی ہو جاتا تھا۔ اس زمانہ میں بٹالہ سے قادیان گاڑی نہیں چلتی تھی اور میں گورداسپور سے قادیان سائیکل پر آتا تھا ۔یہ تقریباً 12میل سفر بنتا تھا۔ تین سال تک میرا یہ سفر اسی طرح رہا۔ فرمانے لگے کہ قادیان کے سفر کے لئے کچھ عرصہ راستہ میں گھوڑا بھی رکھا۔ کچھ سفر سائیکل پر اور کچھ سفر گھوڑے پر طے کر لیتا۔ گھوڑا اس لئے رکھا کیونکہ سارا سفر سائیکل پر موزوں نہ تھا۔ بعض جگہ بورڈ لگے ہوتے تھے کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد سفر نہ کریں ۔ راستے میں ڈاکے وغیرہ پڑتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب آدھا سفر سائیکل پر طے کیا تو اچانک سائیکل پنکچر ہو گیا۔ مجھے پنکچر لگانا بھی نہیں آتا تھا۔ ابھی ایک گھنٹے کا سفر باقی تھا اور اگر پیدل چلتا تو مزید تین گھنٹے لگتے۔ میں نے سائیکل کھڑی کر کے دُعا کی اے خدا ! تو میری مدد فرما۔ جب دُعا ختم کی تو دیکھا کہ ایک سِکھ سائیکل پر آ رہا تھا اس کے معلوم کرنے پر میں نے بتایا کہ سائیکل پنکچر ہوگیا ہے اس نے سامان نکالا اور سائیکل کو پنکچر لگا دیا۔ میں نے اپنے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔

ایک دفعہ جب آپ کو مکرم جنرل(ر) ڈاکٹر محمد مسعودالحسن نوری جنرل چیک اپ کے لئے CMH راولپنڈی لے گئے(ان دنوں آپ کچھ علیل بھی تھے)تو وہاں ہسپتال میں آپ رات 2بجے تہجد کے لئے بیدار ہوتے اور اپنے ربّ کے حضور دُعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا۔ تمام سٹاف جو وہاں رات کی ڈیوٹی پر موجود ہوتا تھا آپ کو بڑی محبت کی نظر سے دیکھتا اور بہت متاثر ہوتا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ پاکیزہ نمونہ بذاتِ خود بہت بڑی دعوت الیٰ اللہ ہے۔

ایک دفعہ آپ نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا ہے۔ میں نے وہ دودھ کا پیالہ پیا تو وہ اتنا مزیدار تھا کہ اس کی لذّت میرے تمام جسم میں پھیل گئی۔ صبح جب میں بیدار ہوا تو وہ لذت میرے منہ اور جسم میں محفوظ تھی ،میں نے اس دن صبح ناشتہ بھی نہ کیا کہ وہ لذّت دیر تک قائم رہے۔

خلفائے کرام کے ساتھ آپ کا قریبی تعلق تھا ۔آپ نے ایک دفعہ بتایا کہ جب میں نیا نیا سرگودھا آیا ۔ایک دن بغیر اطلاع کے حضرت مصلح موعودؓ مجھے ملنے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ میں صرف آپ کی رہائش دیکھنے آیا ہوں کہ آپ یہاں سہولت سے ہیں یا نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بھی آپ سے بے انتہا محبت تھی۔ چند واقعات درج ہیں۔

ایک دفعہ مسجد فضل لندن میں آپ نماز کی انتظار میں بیٹھے تھے جب حضورؒ تشریف لائے تو پیار سے آپ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے، مرزا صاحب !آپ بیٹھے ہیں۔

ایک دفعہ حضورؒ آپ سے فرمانے لگے جب آپ لندن ہوتے ہیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی رہتی ہے اور جب آپ چلے جاتے ہیں تو میں اس جگہ کو بھی پیار سے دیکھتا ہوں جس جگہ آپ آ کر بیٹھے ہیں۔ ایک دفعہ جب آپ لندن میں تھے تو فجر کی نماز پر آپ نہ آ سکے۔ نماز کے بعد حضور فرمانے لگے کیا وجہ ہے کہ مرزاعبدالحق صاحب نہیں آئے۔ظہر کی نماز پر جب آپ تشریف لائے تو کسی نے آپ کو یہ بات بتادی، آپ بےچین ہوئے اور تین دفعہ ان سے کہا کہ حضور کو میری طرف سے عرض کرنا کہ میں دور رہتا ہوں اور آج فجر کی نماز کے وقت میری سواری کا بندوبست نہیں ہوسکا تھا۔

آپ کی حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اپنائیت کا واقعہ یوں ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ دریا کی سیر کے لئے نکلے اور کشتی میں سوار ہو گئے ،کچھ لوگ بھی ساتھ تھے اور صرف ایک آدمی کی جگہ تھی۔ حضرت مرزا ناصراحمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور خاکسار وہاں کنارے پر موجود تھے، حضورؓ نے فرمایا:ناصراحمد آپ آجائیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جب میں گورداسپور گیا تو حضور کو خط لکھا کہ آخر بیٹا بیٹا ہی ہوتا ہے۔ اگلی دفعہ جب میں قادیان گیا تو حضورؓ مجھے اپنے ساتھ شکار کے لئے لے گئے۔ اس طرح میری دلجوئی فرمائی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ یوں سنایا کہ ایک مرتبہ مکرم کرنل مرزا داؤداحمد اور میں حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اکٹھے کار میں سفر کررہے تھے۔ ایک جگہ سفر کے دوران ہرنوں کی ایک بڑی قطار نظر آئی ۔ حضورؓ نے ہم دونوں کو فرمایا کہ ہرن کا شکار کر کے لاؤ اور آپ وہاں سڑک کے کنارے کھڑے ہو گئے ہم دونوں بندوقیں لے کر شکار کے لئے گئے ۔ فائر بھی کئے مگر ہرن بھاگ گئے ۔ کچھ وقت گزر گیا جب ہم واپس آپ کے پاس آئے تو حضور نے مجھے مخاطب کر کے از راہ مزاح فرمایا : مرزا جی سلام ۔ہرن گھر جا کرضرور مر جائے گا۔ میں نے جواباً عرض کیا حضور سلام! واقعی ایک نہ ایک دن ضرور مر جائے گا۔

ایک دن قبولیت دُعا کا دلچسپ واقعہ سنایا کہ میں بس میں سوار جارہا تھا، میں نے دہی کی لسّی پی ہوئی تھی اور پیٹ میں گڑبڑ تھی اور حاجت محسوس ہوئی، بس کو ٹھہرانا بھی عجیب لگ رہا تھا اور دوسری طرف کام برداشت سے باہر تھا۔ میں نے دُعا کی کہ اے اللہ ! کوئی صورت نکال دے مثلاً بس پنکچر ہو جائے اور مجھے وقت مل جائے ۔ چنانچہ اسی وقت بس کا ٹائر پھٹ گیا اور بس کھڑی ہوگئی۔ مجھے آسانی سے فارغ ہونے کا وقت میسر آ گیا۔ یوں تو یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے لیکن میرے لئے بہت اہم تھا۔

آپ کی دین سے محبت اور دینی غیرت کا آئینہ دار یہ واقعہ بیان کے لائق ہے۔ آپ کے ایک بیٹے طاہر احمد جب فوت ہوئے تو یہ عاجز آپ کے پاس افسوس کے لئے حاضر ہوا۔ یہاں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ صاحب 1974ء کے حالات کی وجہ سے جماعت سے لاتعلق ہو گئے تھے ۔آپ نے بڑے زور سے کہا کہ بیٹا ! افسوس کس چیز کا ۔ میرے لئے تو وہ اسی دن مر گیا تھا جس دن اس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ پھر فرمانے لگے وہ ایک بزدل شخص تھا جو خود بھی ضائع ہو گیا اور اپنی اولاد کو بھی ضائع کر دیا۔ آخر میں فرمایا کہ اگراللہ تعالیٰ مجھے حکم دے کہ اپنے تمام بیٹوں کو قربان کر دو تو میں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوچوں اور اپنے تمام بچوں کو قربان کر دوں۔

ایسے مبارک وُجود دُنیامیں کم کم پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے زندگی میں ہر ایک چیز پراپنے خدا کو مقدم رکھا اور اس سے اپنے اس مضبوط تعلق کو آخری سانس تک وفا کے ساتھ نبھایا۔

آپ خدا رسیدہ عابد وزاہد انسان تھے۔ آپ نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ میں عموماً تہجد کی دو رکعت نماز ڈیڑھ گھنٹے میں ادا کرتا ہوں۔ آپ ہمیشہ باقاعدگی سے تہجد ادا کیا کرتے تھے۔ خاکسار کو آپ سے بہت محبت تھی اور آپ سے بھی بے انتہا محبت خاکسار کو ملی۔ ایک دفعہ مجھے بتایا کہ جب میں اپنے بچوں کا صدقہ دیتاہوں تو آپ کا صدقہ بھی شامل کر لیتا ہوں۔

ایک دفعہ بتایا کہ تہجد میں ایک سجدے میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دُعاؤں کا اس عاجز کو وارث بنائے ۔ آپ ایک غریب پرور انسان تھے، اکثر و بیشتر آپ کے گھر مختلف علاقوں سے غرباءآتے ،آپ حسبِ استطاعت ان کی مالی مدد کیا کرتے تھے۔

خاکسار کے بھائی ظفراللہ منگلا کی ایچی سن کالج لاہور سے آتے ہوئے 1991ء میں وفات ہوئی تو آپ ہمارے پاس افسوس کے لئے چک منگلاتشریف لائے اور بہت زیادہ وقت وہاں گزارا۔ آپ مجھے فرمانے لگے کہ بیٹا ! جب جوانوں کے کندھوں پر کسی بوڑھے کی لاش ہوتی ہے تو وہ موت نہیں ہوتی ہاں جب بوڑھوں کے کندھوں پر کسی جوان کی لاش ہوتی ہے تو دراصل وہ موت کہلاتی ہے۔

مالی قربانی کا جذبہ بھی آپ کے اندر بہت زیادہ تھا ۔مالی چندہ جات کی ہر تحریک میں آپ صف اول میں شامل تھے اور ہمیشہ چندہ سال کے شروع میں ہی ادا کر دیا کرتے تھے۔ ایک عجیب واقعہ آپ نے سنایا کہ میں نے ایک مالی خوشحالی رکھنے والے شخص سے کچھ چندہ دینے کے لئے کہا تو وہ صاحب آئیں بائیں شائیں کرنے لگے جس پر میں نے اسے کہا کہ اچھا پھر مرنے سے پہلے یہ وصیت کر جانا کہ میرا سارا مال میرے ساتھ قبر میں رکھ دیں ۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ چند دنوں کے بعد وفات پا گیا اور سب مال اسباب دُنیا میں ہی چھوڑ گیا۔

ہمارے ایک دوست نے خواب میں دیکھا کہ ایک تخت لگا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجود ہیں اور خلفائے احمدیت بھی وہاں ہیں اور مرزاعبدالحق بھی ہیں میں نے دَربان سے اجازت چاہی کہ میں بھی اندر جانا چاہتا ہوں۔ مجھے جواب ملا کہ یہ ایک بہت اہم میٹنگ ہے لہٰذا آپ اندر تشریف نہیں لے جاسکتے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 6۔وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

بچے بھوک سے روتے بلکتے تو کفار ان کے رونے کی آوازوں سے خوش ہوتے۔ ان مشکل ترین حالات میں بھی آپ ﷺ کے جانثار صحابہؓ نے جانثاری و فدائیت کی اعلیٰ اور بے نظیر مثالیں قائم کیں۔ درختوں کے پتے چبا کر کھا لیتے اور خشک چمڑے کو پانی میں بھگو کر نگل لیتے لیکن آپ ﷺ کا ساتھ اور اپنا ایمان نہ چھوڑا۔آپ ﷺ کو اُحد کے میدان میں زخمی کیا گیا۔ آپؐ کے دو دندان مبارک شہید ہو گئے۔آپ ﷺ پر ایمان لانے کی پاداش میں آپ کے ہر ساتھی کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا ۔کفار ان صحابہؓ کو گرم ریت اور دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیتے۔ہرطرح اور ہر طرز سے دکھ اور تکلیف دیتے لیکن اس سب کے باوجود رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ نے کبھی ان ظالموں کے لئے بددعا نہیں کی بلکہ ہمیشہ رحمت کی وجہ سے ان کی رشد و ہدایت کے لئے دعا کی۔ ان حالات میں بھی رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ انسانیت بچانے کے لئے اپنے مشن کو زندہ اور جاری رکھتے ہیں۔مکہ کے لوگوں کاظلم و تشدد حد سے بڑھ گیا تو آپ ﷺ خدا تعالیٰ کے حکم سے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں ۔

اور پھر چشم فلک نے وہ منظر بھی دیکھا کہ جب رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ اپنے دس ہزار جانثار صحابہؓ کے لشکر کے ہمراہ اسی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوتے ہیں جہاں سے آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو دس سال قبل ظلم و تشدد کر کے نکالا جاتا ہے۔حضور ﷺ کے سر مبارک کی قیمت سو سرخ اونٹ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن یہ کیسا فاتح ہے؟ نہ تو قتل عام کیا جا تاہے اور نہ ہی فتح کا جشن منایا جاتاہے آج انتقام اورفتح کا نشہ اور تکبر و غرور نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے عاجزی و انکساری کے ساتھ سواری پر اس قدر جھکے ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ کا رخ انور سواری کی پشت کے ساتھ ٹکراتا ہوا نظر آتا ہے مکہ سے نکالنے والے خوف زدہ ہیں کہ حضور ﷺ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ انتقام اور بدلہ کا کونسا طریق اختیار کریں گے؟ ہر کوئی اپنے ظلم کے حساب سےسوچوں میں گم ہے ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے۔وہ بھی ہیں جو آپ ﷺ کے خون کے پیاسے تھے۔ وہ بھی ہیں جنھوں نے پتھر مار مار کر آپ ﷺ کے جسد مبارک کو لہو ،لہو کیا تھا وہ بھی ہیں کہ جنھوں نے آپ ﷺ کے جانثار صحابہؓ پر ایمان لانے کی پاداش میں ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑتے ہوئے انہیں تپتی ریت پر لٹا کر ان کے سینوں پر وزنی پتھر رکھے تھے۔دھکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایاتھا اور ان کے جسموں کو گرم دہکتی سلاخوں کے ساتھ داغا تھا۔ ان میں وہ بھی ہیں جنھوں نے رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ اور صحابہؓ کو شعب ابی طالب کی قید میں درختوں کی چھال اور جانوروں کی سوکھی کھال چبانے پر مجبور کیا تھا۔آج سارے مجرم رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کی بارگاہ میں مجرم کی حیثیت سے سزا پانے کے لئے کھڑے ہیں۔ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ نے ان سب پر نگاہ ڈال کر پوچھا کہ جانتے ہو آج میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟بے بسی اور ندامت سے سر جھکے ہوئے ہیں ۔ہر طرف سے ایک ہی التجاء آئی کہ آپ ﷺ عالی ظرف اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ نے سب کے لئے معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’آج تم پر کوئی گرفت نہیں ہے جاؤ تم سب آزاد ہو‘‘جو فتح مکہ کے موقعہ پر حضور ﷺ کے انتقام کے خوف سے بھاگ رہے تھے وہ بھی آپ ﷺ کی شانِ رحمت کو دیکھ اور سن کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے ۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
عَلیکَ الصّلوٰةُ عَلیکَ السّلام

حقیقت یہ ہے کہ حضرت سید ولد آدم رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَؐ کی پوری شریعت کے تمام احکام ، عقائد ، عبادات ،انسانوں کے ساتھ معاملات سراسر رحمت ہی رحمت ہیں ۔

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ کینیڈا

الکوحل کے مضر اثرات اور نجات کے طریق

الکوحل(شراب) کا استعمال بہت سے مسائل کو جنم دے سکتا ہے، جن میں صحت کے مسائل اوّلین ہیں، اسی طرح معاش اور معاشرت پر بھی اس کے بھیانک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔شراب کی وجہ سے ٹریفک حادثات میں معصوم قیمتی انسانی جانوں کانقصان، گاڑیوں کا تباہ ہوجانا اور گھنٹوں ٹریفک بلاک رہنا یہ سب شراب نوشی کے شاخسانوں میں سے ہیں۔شراب نوشی ایک خطرناک نشہ ہے جو نشہ کرنے والے کو کثرتِ استعمال پر مجبور کرتا ہے اورانسانی جسم پر اثرات میں دل ، جگر، حتّٰی کہ گُردوں کی بیماری کا سبب بھی بنتا ہے اس کے علاوہ ہائی بلڈپریشر کی بیماری بھی لگ سکتی ہے اور ہائی بلڈپریشر جسے خاموش قاتل کہا جاتا ہے، شریانوں کے پھٹنے ،ہارٹ اٹیک، برین ہیمرج،فالج اور گردوں کے مسائل کی طرف لے جاتا ہے ۔ الکوحل کے یہ بداثرات مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں اورجوانوں کی نسبت بڑی عمر کے لوگ زیادہ بری طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔ بعض نوجوان کسی کے کہنے پر ٹرائی کرنے کے بعد اس بدنشہ کے عادی بن جاتے ہیں۔یوں تو الکوحل سرے سے پینی ہی نہیں چاہئے لیکن جو لوگ کوئی دوائی استعمال کر رہے ہیں یا زیر علاج ہوں اُن کیلئے شراب کی تھوڑی مقدار بھی جان لیوا ہو سکتی ہے۔

الکوحل کا استعمال اور ہائی بلڈ پریشر

الکوحل کا استعمال بلڈ پریشر میں شدید اضافہ کا سبب بنتا ہے حتیٰ کہ بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔اگر کسی کوہائی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہے تو اس پر الکوحل کا استعمال بلڈپریشر کونارمل حالت پر لانے کے عمل کو ناممکن بنا دے گا۔ لہٰذا ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کوفوری طورپرمکمل احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہو سکتے ہیں۔

الکوحل کا استعمال اور گُردے

گردے کی بیماری اکثر پوشیدہ رہتی ہے مطلب یہ کہ آپ علامات سے محسوس نہیں کرپاتے۔ اگر گردے کی بیماری کی جلد تشخیص کر لی جائے تو علاج ممکن ہے ،وہ لوگ جنہیں گردے کی بیماری کے بڑھنے کا خدشہ ہو اُنہیں چاہئے کہ پیشاب اور خون کا ٹیسٹ کرواتے رہیں تاکہ گردوں کی کارکردگی کا پتہ چلتارہے۔ الکوحل کا استعمال گردوں کو بری طرح سے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ڈائلیسز کے امکانات کو بھی بڑھا سکتا ہے۔ الکوحل کے استعمال کی وجہ سے گردوں کا پیشاب بنانے کا عمل بھی تیز ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شرابی کو ناقابل برداشت تیز پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی ہے، کثرت پیشاب جسم میں پانی کی کمی کا سبب بنتا ہے۔الکوحل سے جسم میں کاربوہائیڈریٹس(نشاستہ) بڑھتے ہیں جس کی وجہ سے انسان موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے جس سے شوگراور دیگر بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔

الکوحل کے استعمال کے دیگر طبّی مسائل

الکوحل کا استعمال نیند میں بھی مداخلت کر سکتا ہے،یہ ہمارے جسم کے قدرتی حفاظتی نظام کی کارکردگی کو بھی کم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کئی ایسے مسائل ہیں جو الکوحل کے استعمال کی وجہ سے نقصان دہ ہیں۔الکوحل مرد کی جنسی صلاحیت میں کمی کا سبب بنتا ہے اس کے علاوہ یہ بچے پیدا کرنے کی صلاحیت کو بھی ختم کر سکتاہے، حاملہ عورت کے پیدا ہونے والے بچے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ الکوحل بڑی تیزی سے دماغ میں داخل ہوتی ہے اور سوچنے کی صلاحیت کو کم کرتی ہے ۔ یہ قوتِ ارادی سے محروم ہونے کے چانسز کو بھی بڑھاتی ہے ۔الکوحل جگر میں بھی جاتی ہے اور اس کے علاوہ ہمارے نظام دوران خون میں خلل پیدا کرتی ہے اور یہ خلل انتہا ئی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے ۔ الکوحل معدے کو خراب کر سکتی ہے جس کی وجہ سے سوزش قلب (کلیجہ کی جلن) حتیٰ کہ اس سے خوراک کی نالی اورمعدہ وغیرہ کو کینسر ہونے کا غالب امکان ہوتاہے۔الکوحل کے عادی افرادمیں جنسی مہلک بیماریاں لگنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور یہی بیماریاں جگر کے خلیوں کی تباہی کا پیش خیمہ بنتی ہیں جسے صلابت جگر(جگر کی سختی) کا نام دیا جاتا ہے۔

الکوحل کے دماغ پر عمومی اثرات

یوں تو الکوحل دماغ کے بہت سے حصوں کو متاثر کرتی ہے لیکن بالعموم یہ دماغ کے ٹشوز پر اثر انداز ہوتی ہے اور مرکزی نروس سسٹم پر دباؤ کا موجب بنتی ہے۔ علاوہ ازیں الکوحل دماغ کے خلیوں کو بھی تباہ کرتی ہے اور اس کے علاوہ دیگر جسمانی خلیوں کو بھی ، یاد رہے دماغ کے خلیے دوبارہ پیدا نہیں ہوتے۔ الکوحل کااستعمال پہچاننے کی صلاحیت اور یاداشت کیلئے نقصان دہ ہے۔ جب الکوحل دماغ میں پہنچتی ہے تو یہ دماغ کے خلیوں کے باہمی رابطہ کے نظام کوبری طرح متاثرکرتی ہے۔ الکوحل اعصاب کی سرگرمیوں کے طریقہ کار کو دباتا اورکم کرتا ہے اور نتیجہ کے طور پرشرابی کادماغ سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔

الکوحل کے دماغ پر کیمیائی اثرات

دماغ جسم کا کنٹرول سنٹر ہے جو ہمارے جسم کے تمام نظاموں کو کنٹرول کرتا ہے، دماغ جسم کے تمام نظاموں کو سیلز کے ذریعہ کیمیائی برقی اور طبعی اشاروں کی ایک سیریز کے ذریعے کنٹرول کرتا ہے جو نیوروٹرانسمیٹر کہلاتے ہیں۔ خلیوں کے درمیان وہ خلاء جہاں نیوروٹرانسمیٹرز اپناکردار ادا کرتے ہیں اسے Synapse کہا جاتا ہے۔ جب الکوحل اس خلاء میں شامل ہوتی ہے تو نیوروٹرانسمیٹر بری طرح متاثر ہو تے ہیں۔

سیریبرل کاریکس اور الکوحل

دماغ کے اس حصے کا کام ہمارے احساسات سے متعلق معلومات پہنچانا ،سوچنے کا عمل، پٹھوں کی بیشتر حرکات اور دماغ کے نچلے حصے کا بھی کچھ کنٹرول کرنا ہے۔ لہٰذا دماغ پر الکوحل کچھ یوں اثر انداز ہوتی ہے۔

1۔ سوچنے کے عمل کو متاثر کرتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان کے فیصلہ کرنے کی قوت جاتی رہتی ہے۔

2۔ نارمل سوچ سمجھ بری طرح متاثر ہوتی ہے اور متاثرہ شخص انتہائی باتونی یا ضرورت سے زیادہ پُر اعتماد ہو جاتا ہے۔

3۔ احساسات کو کند کردیتی ہے اور جو لوگ کسی غم کو بھلانے کیلئے پیتے ہیں اُنہیں نئے مستقل غم سے دوچار کر دیتی ہے۔

Limbic systemاور الکوحل

Limbic System ذہنی اعصاب کا ایک پیچیدہ نظام ہے جو Hippocampus (دماغ کے ایک حصہ کا نام)اور دماغ کے سپٹل(Septal) ایریا پر مشتمل ہو تا ہے،یاداشت اور جذبات کو کنٹرول کرتا ہے۔اس نظام پر الکوحل کا برا اثر کچھ یوں پڑتا ہے کہ الکوحل استعمال کرنے والے شخص کی یاداشت بری طرح متاثر ہوتی ہے اور اس کے جذبات حد سے بڑھنے لگتے ہیں جن پر اسے کنٹرول نہیں رہتا۔

الکوحل اورسیریبلم (حرام مغز)

سیریبلم مسلز کی حرکت میں معاون کا کردار ادا کرتا ہے سیریبل کارٹیکس میڈولا اور سپائنل کارڈکے ذریعہ مسلز کو پیغام بھیج کر مسلز کو حرکت کرنے پر ابھارتا ہے۔جب اعصابی اشارے میڈولا سے گزرتے ہیں تو ان پر اعصابی Impulses سیریبلم سے اثر انداز ہوتی ہیں جو انتہائی قسم کی حرکات کو کنٹرول کرتی ہیں جن میں کچھ توازن برقرار رکھنے والی حرکات بھی شامل ہیں۔لہٰذا جب الکوحل سیریبلم پر اثر انداز ہوتی ہے تو مسلز کی حرکت بےربط ہو جاتی ہے۔

الکوحل اور پچوٹری گلینڈ

Hypothalamusدماغ کا وہ حصہ ہے جو پیچوٹری گلینڈز کے اوپر واقع ہے اور ہارمونز کی پیداوار کو کنٹرول کرتا ہے اس کے علاوہ جسم کے چند ایک دیگر افعال کو بھی چلاتا ہے جیسے بھوک، پیاس اور نیند کے افعال کو کنٹرول کرتا ہے اور ان پر اثر انداز ہوتاہے۔ علاوہ ازیں پچوڑی گلینڈز کے ذریعے Hormoneکے اخراج میں ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ الکوحل Hypothalamusمیں اعصابی مراکز کو دبا دیتی ہے اور ان کی کارکردگی کو بری طرح متاثر کرتی ہے جوجنسی ابھار اور جنسی کارکردگی کو کنٹرول کرتے ہیں ۔الکوحل سے وقتی طور پرجنسی شہوت تو بڑھتی ہے لیکن جنسی صلاحیت میں کمی آتی ہے۔ الکوحل پیشاب کے اخراج کے نظام کو بھی متاثر کرتی ہے میڈولا جسم کے ان افعال کو کنٹرول یا متاثر کرتا ہے جو خود بخود ہوتے ہیں جیسا کہ دل دھڑکنے کی شرح،درجہ حرارت اور سانس لینے کا نظام۔

Cirrhosis سختی جگر کے اسباب کی بہت سی وجوہات ہیں۔ موٹاپا یا تو تنہاہی یا پھر الکوحل ہیپاٹائٹس سی یا ان دونوں کے ساتھ مل کر Cirrhosis کی ایک وجہ بن رہا ہے،بہت سے وہ لوگ جنہیں Cirrhosis ہے ان میں جگر کی خرابی کی ایک سے زیادہ وجوہات ہوتی ہیں بالعموم جگر کے مزمن زخم ایک لمبا عرصہ تک رہیں تو وہCirrhosisکا سبب بنتے ہیں۔

الکوحل سے متعلقہ جگر کی بیماریاں

الکوحل کا استعمال جگر کے پرانے زخموں کو نقصان پہنچاتا ہے،ماضی میں الکوحل سے متعلقCirrhosisکی وجہ سے زیادہ اموات ہوئیں بہ نسبت Cirrhosis کا سبب بننے والی کسی بھی دوسری وجہ کے، تاہم اب موٹاپےسے متعلق Cirrhosis کی وجہ سے اموات میں بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

مزمن(پرانا) ہیپاٹائٹس سی

ہیپاٹائٹس سی کا وائرس ایک جگری انفیکشن ہے جو کہ ایک متاثرہ شخص کے خون سے پھیلتا ہے۔مزمن ہیپاٹائٹس سی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جگر کی سوزش اور زخم خوردہ ہونے کا سبب بنتا ہے ۔ جو آگے چل کر Cirrhosis میں بدل جاتا ہے۔

مزمن ہیپاٹائٹس بی اور سی

ہیپاٹائٹس بی ،ہیپاٹائٹس سی کی طرح جگر کی سوزش اور زخم کا سبب بنتا ہے جو Cirrhosisکاپیش خیمہ بنتا ہے۔ ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین نومولود بچوں اور بالغوں کو دی جاتی ہے تاکہ

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں

0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

Cirrhosis کی روک تھام ہو۔ ہیپاٹائٹس ڈی کا وائرس بھی Cirrhosis کا پیش خیمہ بنتا ہے جس کے امکانات ان لوگوں میں زیادہ ہوتے ہیں جنہیں ہیپاٹائٹس بی بھی ہو۔ Nonalco-holic Fatty Liver diseas امراض جگر میں جگر میں چربی بڑھتی ہے جو Cirrhosis کا سبب بنتی ہے۔

Cirrhosis کی علامت

بہت سے لوگوں میں اس بیماری کی ابتدائی سٹیج پر کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتیں تاہم جوں جوں یہ بیماری بڑھتی ہے تو متاثرہ شخص میں درج ذیل علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں: کمزوری ، تھکاوٹ،بھوک کی کمی ، متلی ،کراہت،اُلٹی کا آنا ،وزن کی کمی ،فالج۔

شراب نوشی کی علامات

اس حالت میں پہلے شرابی کی طبیعت میں اُمنگ اور پھر عجیب ترنگ آتی ہے اور پھر خود بخود طرح طرح کے نظارے دکھائی دیتے ہیں بعد میں طبیعت بے چین ہو جاتی ہے مقام معدہ پر درد محسوس ہوتا ہے، جی متلاتا اور اُبکائیاں آتی ہیں، سر چکراتا اور درد کرتا ہے بھوک نہیں ہوتی، زبان میلی ہوتی ہے، شدت کی پیاس لگتی ہے، نظر دھندلی ہوتی ہے چہرہ زرد ہوتا ہے غرضیکہ ہر طرح سے ضعف و نقاہت کے آثار غالب ہوتے ہیں ۔

شراب نوشی کی عادت کا ہومیو علاج

س: شراب کی خواہش کم کرنے اور شراب کی وجہ سے کمزوری پیدا ہو جائے اور غذا بھی ہضم نہ ہو تو اس کے لئے کیا علاج ہے؟

ج: شراب ترک کرنے کے لئے اور شراب کی پیدا کردہ کمزوری کے لئے جبکہ معمولی سی غذا بھی ہضم نہ ہو تو اس کے لئے ’’کیپسیکم 30‘‘ Capsicam 30 بہترین دوا ہے۔

س: شراب، کافی ، چائے، تمباکو کے بد اثرات کے لئے کون سی دواء بہتر ہے؟

ج: شراب ، کافی ، چائے، اور تمباکو کے بد اثرات کیلئے ’’نکس وامیکا 30‘‘ Nux V بہترین دوا ہے۔

س: شراب کے بُرے اثرات کا کیا علاج ہے؟

ج: شراب کے بُرے اثرات کے لئے آرسینک البم Arsenicum Alb 30

س: شراب کے برے اثرات اور شرابیوں کے درد سر کے لئے کون سی دواء بہتر ہے؟

ج: شراب کے بُرے اثرات خصوصاً شرابیوں کے درد سر کے لئے عمدہ دوا اگیریکس Agaricus 30 ہے

س: شراب نوشی سے نفرت پیدا کرنے کے لئے کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: سپرٹس گلینڈیم کورکس Spiritus Glandium 30 or Q۔

س: شراب کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے ، ہاتھوں اور ٹانگوں کے لرزہ کے لئے معمولی سے شور سے مریض ڈر جائے ، صبح کی قے اور صبح کو سر بہت بڑا معلوم ہو اور نشہ کی حالت میں کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: نکس وامیکا30 ۔Nux V

س: مریض کو خراٹے دار سانس اور مستقل ڈر ، پرانے پاپیوں کے لئے کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: اوپیم 30, 200 or ۔Opium

س: ہاضمہ کو بہتر بنانے کے لئے اور شراب کی خواہش کو کم کرنے کے لئے کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: کیپسیکم Q۔ Capsicam 30 or

س: الکوحل کے بد اثرات کو دور کرنے کے لئے اور شراب نوشی سے نفرت کے لئے کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: سپرٹس گلینڈیم کور Spiritus Galandium 30 or Q

ج: الکوحل کے استعمال سے پیدا شدہ اعصابیت کے لئے اور گرتی ہوئی قوتوں کو سنبھالنے اور شراب کی خواہش کم کرنے کے لئے کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: ایوِنا سٹائیوا Q ۔Avena Sativa

س: شراب نوشی ترک کر دینے کے بعد کے بد نتائج اور خواہش کو مٹانے کے لئے کون سی دوائیں مددگار ہیں؟

ج: 1۔ سلفر Sulphur 30 ۔2 نکس وامیکا Nux V 30 ۔ 3 آرسینکیم البم۔ Arsenicum Alb 30

س: معدہ میں نیز ہاتھ پاؤں میں جلن ، پیاس زیادہ، گرمی سے تکالیف بڑھ جائیں تو اس کے لئے کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: سلفر ۔ Sulphur 30

س: صبح کے وقت جملہ علامات نمایاں طور پر زیادہ خراب ہوں اور مریض کا مزاج چڑچڑا ہو تو اس کے لئے کون سی دوا بہتر ہے؟

ج: نکس وامیکا30 ۔Nux V

س: معدہ میں جلن اور گھبراہٹ ، چھاتی میں جلن لیکن ٹھنڈ سے تکالیف بڑھ جائیں تو اس کے لئے کونسی دوا موثر ہے؟

ج: آرسینکم البم۔ Arsenicum Alb 30

خلاصہ کلام

الکوحل کا پینا انسانی جسم کے لئے سخت نقصان دہ ہوتا ہے اور اس کا استعمال جسم کو تباہی کے دہانے پر پہنچا سکتا ہے،شراب پینے والا انسان اپنی جاب اور کاروبار پر درکار توجہ نہیں دے سکتا، اپنے بیوی بچوں کے حقوق مناسب انداز میں پورے نہیں کر سکتا،معاشرے میں رفاہی کام کرنے تو درکنار ایسا انسان بجائے خود معاشرے پر بوجھ بن جاتا ہے، لہٰذا چاہئے کہ الکوحل سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے صحت مند زندگی گزاری جائے،یاد رہے کہ مذکورہ ہومیو پیتھی دوائیاں پاکستان، انڈیا وغیرہ میں تو آسانی سے مل جاتی ہیں جبکہ امریکہ کینیڈا وغیرہ میں آن لائن eBay یا Google search سے سات آٹھ ڈالر میں فری ڈیلوری سے مل سکتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا ایک احسان میلوں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ فرماتے ہیں:

’’ہمارے نبی کریم ﷺ کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں،ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی اس لئے ان کوضائع نہیں کیا ، صرف اصلاح کردی۔ اوروہ یوں کہ جہاں ہر رسم ورواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کردی مثلاً عید کامیلہ ہے۔آپؐ نے اوّل تو تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اَکْبَر سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔

مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازم ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے تواس کواداکرلے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تا کہ مساکین کویقین ہوجائے کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائے گی ...... پس کیا ہی مستحق ہے صلوۃ وسلام کا وہ رسول جس نے ہمیں ایسی عمدہ راہ دکھائی۔ یہ چیزیں صرف اسی بات کے لئے تھیں کہ اللہ کی نسبت فرائض جو انسان کے ہیں اور جو فرائض مخلوق کی نسبت ہیں ان کوپوراکریں۔ مگر دنیا کے کسی میلے کودیکھ لو ، ان میں یہ حق وحکمت کی باتیں نہیں ہیں جوعیدین میں ہیں‘‘۔

(خطبات نور صفحہ:430)

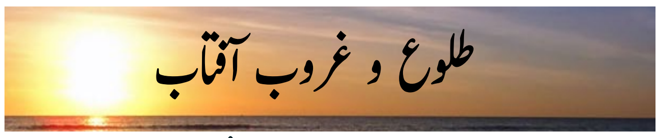

15۔اپریل2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:45	18:40
مدینہ منورہ		04:41	18:43
قادیان		04:34	18:57
ربوہ		04:15	18:39
اسلام آباد ٹلفورڈ	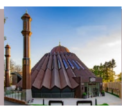	03:59	19:59